زبان پر مقامیت اور ثقافتی اثرات: چترال کے فارسی دستاویزات کا تجزیاتی مطالعہ

Locality and Cultural Influences on Language: An Analytical Study of the Persian Documents of Chitral

یوسف حسین*/ڈاکٹر سہیل احمد**

Abstract:

Persian has long been the official language of the state of Chitral. The language took many forms here within two centuries and was influenced by other local languages, politically, administratively, religiously and culturally. The mixture of local terms in Chitral's Persian has made the language unfamiliar with other dialects of the neighborhood (Tajik, Dari, Pamiri and Iranian Persian). When translating official and non-official Persian documents into other languages, knowledge of the local culture, political and administrative setup and religious rites is essential. Without which it is impossible for translators to understand the meaning of these documents. This article sheds light on all the factors and influences on Persian here that distinguish it from the dialect of its neighbors.

Key Words: Persian in Chitral, Cultural and Political impact on language, Lexical and Cultural Terms,

تلخیص: فارسی زبان ایک طویل عرصے تک ریاست چترال کی سرکاری و دفتری زبان رہی ہے۔ اس زبان نے یہاں دو صدیوں کے دوران کئی کروٹیں لیں۔ اس پر مقامی زبانیں، سیاسی و انتظامی، مذہبی اور ثقافتی عوامل اثر انداز ہوئے۔ چترال کی فارسی میں مقامی اصطلاحات کی آمیزش نے پڑوس کی دیگر لہجوں (تاجیکی، دری، پامیری اور ایرانی فارسی) سے اس زبان کو مانوس کیا۔ یہاں کی سرکاری و غیر

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی، جامعہ پشاور

** پروفیسر، شعبہ اُردو، پشاور یونیورسٹی، پشاور

سرکاری فارسی دستاویزات کو دوسری زبانوں میں ترجمہ کرتے وقت یہاں کے مقامی ثقافت، سیاسی و انتظامی ڈھانچے اور مذہبی رسومات سے جان کاری ضروری ہے۔ جن کے بغیر ان دستاویزات کا ترجمہ کرنا، مطلب کو سمجھنا ترجمہ نگاروں کے لیے مشکل ہے۔ اس مقالہ میں یہاں کے فارسی پر ان تمام عوامل اور اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اس زبان کو پڑوسیوں کے لہجے سے ممتاز بناتی ہے۔

کلیدی الفاظ: چترال میں فارسی، کھوار اور فارسی، ترجمے کے تکنیکی مسائل، فارسی اور چترال کی دفتری زبان، فارسی دستاویزات اور چترال کی ثقافت

مسئلے کا بیان: ماضی میں ریاست چترال ایک ایسے خطے میں واقع تھا جسے تین سمتوں سے فارسی زبان نے احاطہ کیا ہوا تھا۔ شمال میں واخان اور پامیر پٹی کے پار تاجیکی، مغرب میں بدخشان اور ہندوکش کے گردونواح کی دری زبان جبکہ جنوب اور جنوب مشرق میں مغلیہ سلطنت کی ہندوستانی فارسی مقتدر زبان کی حیثیت سے اس پر اثر انداز رہے۔ گرچہ یہاں کے مقامی بولی کھوار دیگر قبائلی لہجے اور زبانیں تھیں لیکن فارسی زبان و ادب کو سرکاری سرپرستی حاصل تھی۔ اگر یہاں کی مقامی فارسی نثر کے مزاج کو دیکھا جائے تو قلیل عرصہ میں یہاں کی فارسی میں کئی رنگ نظر آتے ہیں۔ یہاں کی فارسی پر سیاسی، ثقافتی اور مذہبی تسلط رہا۔ اس بحث میں ان تمام عوامل کا جائزہ لیا جاتا ہے جو یہاں کی فارسی زبان پر اثر انداز رہے اور یہاں کی فارسی کو خطے کے دیگر لہجوں سے ممتاز بنا دیا۔ اگر یہاں کی قدیم ترین فارسی دستاویزات کو دیکھا جائے تو شروع میں کافر درہ کے پشئي الفاظ کی آمیزش دیکھنے میں آتی ہے۔ انیسویں صدی کے نصف آخر کے دہائیوں کی اسناد میں بھی کسی حد تک فارسی نامانوس دفتری اصطلاحات سے پاک ہے۔ کہیں کہیں پر مقامیت اور ہندوستانی فارسی (جس میں "ں" کی آمیزش اور کہیں "ڈ"، "ٹ" اور "ڑ" کے حروف کی آمیزش ہے) نظر آتی ہیں۔ برصغیر پر انگریزوں کے مکمل تسلط کے بعد ریاست چترال کے تمام سرکاری مراسلوں میں ہندوستانی فارسی اصطلاحات کے ساتھ ساتھ انگریزی دفتری اصطلاحات کی آمیزش بھی ہوگئی۔

اگر ریاست چترال کی ابتدائی رسمی اسناد کو دیکھا جائے تو ان میں فارسی طرزِ تحریر بہت سادہ اور استوار ہے۔ دفتری مراسلوں اور ذاتی خطوط کے متن، الفاظ اور جملوں میں کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آتا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا سرکاری مراسلوں، مہترانِ چترال کے فرمان (احکامات)، عدالتی فیصلوں اور معاہدوں کے متن میں (اجنبی الفاظ کی آمیزش سے) سنگینی پیدا ہوگئی۔ برطانوی ہند کے دور میں انگریزی دفتری اصطلاحات مراسلوں میں شامل ہوگئے۔ دفتری مراسلوں اور مہتر کے احکامات میں دری کی جگہ مروجہ انگریزی دفتری اصطلاحات نے لے لی۔ جیسے؛ محرر باڈی گارڈ، پولیٹیکل ایجنٹ، ہندوستانی فارسی کی اصطلاحات جیسے صوبیدار، اردلی، پہرہ، سپاہی، جمعدار،

فرضِ خود (اپنی ڈیوٹی)، کواٹر ماسٹر، پریٹ (پریڈ)، کارتوس، بے غوری (لاپرواہی)، کمربستہ (تیار یا آمادہ) اور چاند ماری وغیرہ۔

۱۹۰۹ء سے قبل فارسی دفتری مراسلے مختلف ہیں۔ ریاست چترال میں امان الملک کے دورہ اقتدار (۱۸۵۶ء)تک رائج فارسی کی صورت حال مابعد سے کافی مختلف ہے۔ اس وقت کے مہتر چترال کے مراسلوں اور عام روزمرہ کے موضوعات پر لکھی گئی نثر، خطوط اور شاعری کی زبان میں خالص فارسی نمایاں ہے۔ جبکہ بعد میں یہ اثر کم تر اور اجنبی اصطلاحات میں اضافہ نمایاں تر ہوتا گیا ہے۔

مہترانِ چترال کے زیر اثر فارسی زبان ۱۹۶۲ء تک سرکاری سطح پر رائج رہی لیکن بعد میں انتظامی ڈھانچے میں تبدیلی کے بعد یہ زبان ماضی کے اوراق اور مقامی بولیوں تک محدود ہوگئی اور گذشتِ زمانہ کے ساتھ انگریزی اور اُردو نے اسکی جگہ لے لی۔ اب یہ زبان وہاں راکھ کے ڈھیر میں ایک چنگاری کے طور پر زندہ ہے۔ شاہ کتور سے لیکر قیام پاکستان تک یہاں فارسی پر نیم ہندوستانی اور نصف انگریزی دفتری اصطلاحات کا تسلط رہا۔

فارسی اگرچہ کہواری لہجے کے علاوہ مقامی بولیوں مثلاً واخی، یدغہ (لٹکوہی وار)، کلاشہ (کلاشہ وار)، شینا اور ارسونی وار پر بھی اثر انداز ہوئی لیکن دستاویزات میں ان زبان اور بولیوں کی مقامی اصطلاحات بھی فارسی میں سرایت کر گئیں۔

سرکاری دستاویزات میں وہ تمام اسناد شامل ہیں جو مہترانِ چترال اور ریاست کے انتظامی دفاتر میں فارسی زبان میں تحریر اور محفوظ ہیں۔ ان میں ہز ہائنس مہتر چترال کے مراسلے، احکامات، تعزیرات، عہد نامے، حلفیہ بیانات، اراضی کے کاغذات اور دفتر مال کے جملہ ریکارڈ شامل ہیں۔ ان سرکاری دستاویزات پر سیاسی تسلط قایم ہے۔ اصطلاحات میں ہندوستانی اور انگریزی کی آمیزش ہیں۔ بعض انگریزی اصطلاحات کی ہیئت تبدیل کرکے فارسی طرز میں لکھا گیا ہے۔ بالائی چترال میں فارسی کے نجی مراسلے میں انگریزی اور ہندوستانی اصطلاحات کا استعمال شاذ و نادر ہے۔ ان مکتوبات میں دری فارسی کا اثر نمایاں ہے۔ شجاع الملک کے احکامات کو اگر دیکھا جائے تو تمام احکامات اور مراسلوں میں فارسی کم جبکہ اردو اور انگریزی کے الفاظ زیادہ نظر آتے ہیں۔ جملوں کی ترکیب نحوی فارسی میں جبکہ الفاظ و اصطلاحات اردو و انگریزی میں ہیں۔[1] اس قسم کے خطوط کو افغانستان اور ایران کے فارسی بولنے والے نہیں سمجھ سکتے، صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو ہندوستانی فارسی سیکھ چکے ہوں۔

چترال میں مذہبی ادب کے زیر سایہ فارسی کی پرورش میں اسماعیلی مسلک کی دینی ادبیات قابل ذکر ہیں۔ اسکے علاوہ بابا سیر کی شاعری میں مذہبی موضوعات اور مثنوی میں ہز ہائنس محمد ناصر الملک کی تالیف صحیفۃ التکوین

بھی اہم ہیں۔ مذہبی نثرپاروں میں اسماعیلی مسلک سے متعلق مذہبی لٹریچر، شعر میں ناصر خسرو قبادیانی کے مناقب و عقیدت نگاری، امام سید حسن صباح کے دعا و مناجات (کتاب المناقب)، نزاریوں کی دینی لٹریچر، خوجہ پیر (مشفق یارقندی) کے فارسی مناجات وغیرہ خالص فارسی میں ہیں۔ جن میں اب تک مقامیت کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ البتہ صحیفۃالتکوین میں ہندوستانی اصطلاحات، الفاظ وتراکیب موجود ہیں۔ چترال کا فارسی مذہبی ادب چونکہ سیاسی تسلط کے زیراثر نہیں رہے لہٰذا کسی حد تک نامانوس اور اجنبی اصطلاحات وتراکیب سے پاک ہے۔

یہاں کی فارسی دستاویزات میں کثرت سے ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو فارسی کی فرہنگ لغات میں بھی موجود نہیں۔ اس قسم کے الفاظ کو اردو فرہنگ لغات میں تلاش کرنا پڑے گا۔ دستاویزات میں مقامی ہندوستانی فارسی کے الفاظ جیسے؛ پہلوتہی، پورہ، کمانڈران، تیل خاکی، جنڈا سازی، وردی، چکورم، ڈاک وغیرہ کے مقامی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ شہزادہ ناصر الملک نے دورہ طالب علمی کے دوران اپنے والد کو فارسی میں خط لکھا ہے۔ فارسی فقرے اور تراکیب موجودہ فارسی سے مختلف ہیں۔ خط میں لکھا ہے:

> ”۔۔۔۔ چند روز شدہ است کہ برای سبق بوقت شب تیل خاکی خلاص گردیدہ و در سبق این فدوی بسیار ہرج افتادہ است و در سبق پورہ نمی شود و بوقت شب باعث عدم موجودگی تیل در کار سبق این احقر بسیار خلل واقع شدہ است۔ لہٰذا بگزارش عریضہ نہندہ امیدوارم کہ از روئی مراحم خسروانہ برائے این فدوی تیل منظور خواہد شد۔“

اس اقتباس میں، اردو لفظ گزارش استعمال ہوا ہے جو فارسی میں رپورٹ کے معنی دیتا ہے۔ خلاص کی جگہ فارسی میں تمام، پورہ کی جگہ کافی منظور کی جگہ تصویب استعمال ہوتے ہیں۔ کچہری میں شہریوں کی طرف سے مہتر چترال کو لکھی گئی عریضوں میں مقامی چترالی الفاظ سے کثرت سے استفادہ کیا جاتا تھا جیسے؛

> ”درخواست از طرف مردم غریب وکلش: گزارش آنکہ ما مردم غریب وکلش نسبت برعیت دگر نعل اسپ اعلیٰ حضرت ہستیم۔ و از قدیم الایام اچولگہ نام زمین غار داریم کہ ۲۰ کشنم بآن اوقات و روزگاری کردیم۔ کہ چراگاہ مال و مواشی و زمین دار ما مردم کلش بآن زمین زندگی داریم۔ دو سال میشود کہ گرفتہ بشاہزادہ دادہ شدہ است۔ زمین ہندل بشوا گر از ما سایلان گرفتہ شد ما غریبان گدا میشویم و مثل در کونسل موجود است۔“ (عریضہ۔ پنچی، انیکچی کلشان بمبریت ۲۰ کشنم)(۲)

یہاں کشنم چترال میں قبیلہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اچولگہ، وکلش، مثل، کونسل اور ہندل بشو مقامی الفاظ ہیں۔ اسی طرح مراسلوں میں ڈزے، پلٹن، بگل، رخصتانہ، پورہ کمپنی وغیرہ استعمال ہوتے تھے۔ جو فارسی کے الفاظ نہیں ہیں۔ رسمی اسناد و متون کا ترجمہ کرتے وقت مترجمین کو ماضی کی انتظامی تشکیل، سماجی رسومات، عہدوں، تہواروں، اسمائے رجال اور مقامی بولیوں کو پڑھنا ہو گا جس کے بغیر رسمی اسناد کو سمجھنا اور درست ترجمہ کرنا مشکل ہو گا۔

مہتر چترال شجاع الملک نے اپنے دور اقتدار میں زیادہ تر انگریزی الفاظ و اصطلاحات کو فارسی زبان میں شامل کیا۔(۳)

شجاع الملک کے دور میں کچہری کی تمام درخواستیں اُردو طرز پر لکھنا شروع ہوئیں۔ درخواستوں میں دفاتر اور سرکاری عہدوں کے نام انگریزی میں لکھے جانے لگے۔ اس دور میں فارسی نثر پر جو نمایاں سیاسی و انتظامی اثرات مرتب ہوئے وہ ان چند نکات کی صورت میں بیان کیا جاتا ہے:

- حاکم وقت کو درخواست دیتے وقت اُردو القابات کا استعمال شروع ہوا۔ جیسے: بحضور فیض گنجور، جناب عالی، حضور والا، حضور انور، عالی جاہ، جناب والا، حضرت غریب پرور، عزت مآب، حضور والا شان، غریب پرور، جلالت مآب وغیرہ
- کچہری کے محرر فارسی مراسلوں میں "ں" کے علاوہ "ے"، "ٹ"، "ڑ" اور "ڈ" کو ناموں کے ساتھ شامل کرتے۔ جیسے گرین لشٹ، اچھوڑ گاہ، باڈی گارڈ، جنڈا، کواٹر ماسٹر اور کمانڈر وغیرہ
- درخواستوں میں تاریخوں کا اندراج ہجری شمسی کلینڈر کی بجائے انگریزی میں اور عیسوی کلینڈر کا استعمال شروع ہوا۔
- سرکاری عہدوں کے نام انگریزی میں لکھنے شروع ہوئے۔ تمام ماتحت دفاتر کے سرکاری عہدے داروں کو انگریزی یا ہندوستانی ناموں سے پکارنے کا رواج ہوا۔ مثلاً کواٹر ماسٹر، پریڈ، رپورٹ، باڈی گارڈ، اردلی، صوبیدار، جمعدار، سنتری، نایک، کونسل حوالدار اور سیکشن وغیرہ
- احکامات اور عرایض نویسی میں بعض الفاظ جو پشتو میں مستعمل ہیں روزمرہ کی فارسی میں استعمال ہونے لگے۔ جیسے؛ڈزے، پروا، قیدیان، اجازت، سپاہی، دستور (رسم ورواج)، خامخا (ضرور) وغیرہ۔
- شجاع الملک کے تمام احکامات، ۱۹۰۹ء سے لیکر ۱۹۲۹ء تک انتظامی دستور العمل میں تمام دفتری اصطلاحات اردو زبان میں لکھی جانے لگیں۔

چترال کی تمام فارسی سرکاری اور نجی دستاویزات اور مراسلوں سے راقم کا گذشتہ پندرہ سالوں سے تعلق ہے۔ چونکہ اب چترال میں فارسی ایک اجنبی زبان بن چکی ہے لہٰذا وہاں کی عدالتوں میں اراضی کے تنازعات اور دیگر موضوعات سے وابستہ تمام زیر سماعت کیسوں کی اسناد وشواہد فارسی زبان میں موجود ہیں۔ ان اسناد و دستاویزات کا ترجمہ راقم گذشتہ کئی سالوں سے کررہا ہے۔ اس مدت کے دوران چترال کی فارسی دستاویزات کا ترجمہ کرتے ہوئے راقم کو کئی ایسے اصطلاحات وتراکیب کا سامنا کرنا پڑا جو مروجہ فارسی میں نامانوس ہیں۔ ان تجربات کی بنیاد پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان اسناد کو ترجمہ کرنے کے لیے یہاں کی مقامی رسومات، ثقافت، انتظامی ڈھانچہ، کہوار کی مخصوص اصطلاحات اور اشیاء کے ناموں کو جاننا ایک مترجم کے لیے ضروری ہے۔ یہاں کے فارسی متن کے پس منظر میں مضمر ثقافتی مناظر و اصطلاحات بھی عالمی رائج فارسی سے منفرد ہیں۔ مخصوص اصطلاحات کی وجہ سے یہاں کے مخصوص ثقافتی پس منظر اور رسومات سے ناآشنا افراد کے لیے فارسی متن کا ادراک مشکل ہے۔ ثقافت میں ذریعہ کی زبان سے کسی متن میں موجود ثقافتی پہلو کے ادراک کے لیے مقامیت کی ریاضت لازم ہے۔ اگر کوئی ترجمہ نگار اس علاقہ کی فارسی دستاویزات کا ترجمہ کرنا چاہے تو اسکے لیے ثقافتی اصطلاح کے سیاق و سباق کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اقتباس میں نہفتہ ثقافتی مندرجات کا ادراک ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ جیسے چترالی فارسی میں "شیر موژی" اور "خانزاد" کے مطلب کو سمجھنے کے لیے وہاں کے مقامی الفاظ اور ناموں سے واقفیت ضروری ہے۔ مہتر چترال امان الملک کے دور میں ۱۸۶۸ء تک اسناد میں خالص دری کے الفاظ موجود ہیں لیکن ساتھ ساتھ مقامیت کا رنگ بھی نمایاں ہے۔ مثلاً اراضی سے متعلق دستاویزات میں قلبہ، اثقال، اثقال پٹی اور اثقال بیگل کی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں [۴] ان اصطلاحات کو صرف وہی اہالیان چترال جانتے ہیں جو زمینوں کے ناپ و پیمایش سے واقف ہیں۔ اس قسم کے مقامی الفاظ جب کسی متن میں موجود ہوں تو اسکے ثقافتی پس منظر کو جاننا ضروری ہے اور ایسی دستاویزات کو ترجمہ کرنے کے لیے ترجمہ کے خاص اصول مقرر ہیں۔ ان اصولوں کے تحت کسی ثقافت کی مخصوص اصطلاح کا دوسری زبان میں متبادل نہ ملنے کی صورت میں ثقافتی اصطلاح کو ذریعہ کی زبان ہی میں بیان کرنے اور ضروری وضاحت پیش کرنے کی روش کو اپنایا جاتا ہے۔ اس قسم کے متن کو دوسری زبانوں میں ترجمہ کرنے کے لیے ثقافتی پہلو کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ مترجمین کے لیے خالد محمود نے ثقافتی متن کے ترجمہ کے بارے میں سکوپوس کے اصول پیش کیے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ ثقافتی گہرائیوں پر مبنی متن ترجمہ کاری کے دوران روایتی طریقہ کار سے باہر جانا پڑتا ہے۔ انکے بقول اس نوعیت کا ترجمہ نہ بد دیانتی ہے اور نہ ذریعہ کی زبان سے بغاوت۔[۵] یہاں فارسی کی اسناد میں

موجود چترال کی مخصوص ثقافتی اصطلاحات کا ترجمہ کرتے وقت اسی اصول کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت عام طور پر رسوم ورواج اور تہوار کے اسماء بھی ترجمہ نہیں کیے جاتے اور حاشیوں میں انکی تشریح کر دی جاتی ہے۔[۹]

چترالی فارسی میں ثقافتی اصطلاحات کا ترجمہ، بیرون ملک ترجمہ کاروں کے لیے اور خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو یہاں کے مقامی الفاظ سے ناآشنا ہیں، کافی مشکل ثابت ہوتا ہے۔ ثقافت سے متعلق اگر یہاں کی مقامی فارسی میں لفظ "نبید" (بیٹھک)، غاری (چراگاہ) اور لفظ "نخ" (سونے کا کمرہ) سے کوئی واقف نہ ہو تو ترجمہ میں دشواری پیش آتی ہے۔ لفظ "تھک" اور "دوک" فارسی فرہنگ لغات میں موجود نہیں لیکن یہاں کی مقامی فارسی میں مستعمل ہے اور کھواری میں بھی۔ ایسے دستاویزات اور ثقافتی اصطلاحات رکھنے والے اقتباس کے ترجمہ کے لیے مخصوص ثقافتی اصطلاحات Cultural bounds terms کو ترجمہ کرنے کے لیے ایک جامع زیر ورقی وضاحت درکار ہے یا جیسا کہ نصیر احمد صاحب کے بقول ان اصطلاحات کی تشریح کی ضرورت ہے اور ایسی صورت میں وضاحتی ترجمہ یا Descriptive Translation کی پیروی کرنا پڑے گی۔ اس قسم کے ترجمہ میں نہ بد دیانتی اور نہ ہی بغاوت کار فرما ہوتی ہے کیونکہ اصطلاح کی تشریح کے لیے حاشیہ، فٹ نوٹ یا قوسین کے اندر نوٹ تحریر کیا جاتا ہے۔

چونکہ چترال کی بیشتر فارسی دستاویزات پارینہ ہیں اور ان دستاویزات کے بیشتر فقرے بے ہنگم ہیں، لہٰذا اس صورت میں پارینہ دستاویزات میں بے جوڑ اجزاء یا Hybrid Text کو ترتیب دیکر ایک سالم جملے کی روپ میں ترجمہ کرنا بھی مترجمین کے لیے ایک چیلنج ہے۔ اس صورت میں بے جوڑ اجزاء کو ترتیب دیتے وقت تحت لفظ ترجمہ کی بجائے مفہوم کے ترجمہ کو فوقیت دینی پڑتی ہے۔ رسمی مکتوبات کا ترجمہ کرتے ہوئے لفظی ترجمے Literal Translation کا سہارا لینا اور وفادار ترجمہ کرنا ایک امر مجبوری ہے۔ یہاں کی فارسی دستاویزات کو ترجمہ کرتے وقت متن کی اقسام (Text Typology) کو جانچنا ہوگا۔ اگر رسمی اسناد حساس نوعیت کی ہوں تو امانت داری کا تقاضا ہے کہ اس میں کسی بھی حرف کا اضافہ نہ کیا جائے اور نہ ہی اپنی طرف سے وضاحت پیش کی جائے کیونکہ مترجم کے اس عمل دخل سے سند کا متن مغلق اور پیچیدہ بھی ہو سکتا ہے۔

سرکاری سطح پر فارسی کی برخاستگی کے بعد اب بھی چترال میں روزمرہ کی بول چال میں سو کے لگ بھگ فارسی ضرب الامثال استعمال ہو رہی ہیں۔ ان ضرب الامثال میں کچھ مقامی دری زبان سے ہیں اور کچھ سعدی شیرازی کے شہرہ آفاق مصرعے اور نثری جملے جنکو اب ضرب المثل کا درجہ مل گیا ہے ان ضرب الامثال میں بھی بعض جگہوں پر کھوار زبان کے الفاظ سرایت کر گئے ہیں۔

بحث کو سمیٹتے ہوئے نچوڑیوں پیش کیا جاتا ہے کہ چترال میں فارسی زبان کے اقتدار کے دوران فارسی یہاں کی سیاسی اور مقامی ثقافت کے زیر تسلط مقامیت کا رنگ اختیار کر گئی۔اب چونکہ یہاں پر فارسی سرکاری و دفتری زبان نہیں لہذا ماضی کے مکتوبات، دستاویزات اور نثر پاروں کو سمجھنے اور انکے درست ترجمہ کے لیے مترجمین کو یہاں کی مقامی زبان، ثقافت، سیاسی و انتظامی اصطلاحات اور مقامی رسومات کی جان کاری ضروری ہے جسکے بغیر رسمی اسناد کا درست ترجمہ کا حق ادا نہیں ہوتا۔اس سلسلے میں ایسی دستاویزات کو سمجھنے اور ذریعہ کی زبان سے ترجمہ کرتے وقت اصطلاحات کی ثقافت و مقامیت کو مد نظر رکھنا ہو گا۔

حوالہ جات

۱۔ دفتری مراسلہ، ہز ہائنس مہتر چترال، اگست ۱۹۲۲ء

۲۔ قبالہ زمین، ملکیت، دوست علی بیگ

3. Directorate of Archives, N.W.F.P Peshawar, Chitral Records, File No748-50

۴۔ معاہدہ فی مابین شاہ غلام و محی الدین بابت تنازعہ وراثت پدری، ملکیت حاجی حسن خان، سند اول بابت قضیہ اراضی، قلبہ و مکان ۱۹۲۸، سند دوم بابت جوی، راہ و حاصلات ۱۹۴۱ء

۵۔ خالد محمود خان، اصطلاحاتِ ترجمہ، فکشن ہاوس لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ۴۱

۶۔ قمر رئیس، ڈاکٹر، ترجمہ کا فن اور روایت، مقالہ ترجمہ و لسانیات از نصیر احمد، سٹی بک پوائنٹ، ۲۰۱۶ء، ص ۸۷